



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

انہر وال اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 17 رولائی 2023ء بروز سوموار بہ طابق 28 رذوالحجہ 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	دعا یے مغفرت۔	04
3	چیئرمین کے پیش کی اعلان۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	12
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	13
6	تحریک التوانیب 1 مجاہب: جناب نصراللہ خان زیری، رکن صوبائی اسمبلی۔	15

ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میر جان محمد خان جمالی
 ڈپٹی اپیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب طاہر شاہ کاکڑ
 اپیشنل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن
 چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہ وانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 17 / جولائی 2023ء بروز سوموار بہ طابق 28 روز الدھبہ 1444 ہجری،

شام 05:20 بجے زیر صدارت میر جان محمد خان جمالی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي

عَلَيْكُمْ وَمَلَكِكُمْ لِيُخْرِجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ه تَحِيَّتُهُمْ

يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ه وَأَعْدَلُهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ه

(پارہ نمبر ۲۲ سورہ الاحزان آیات نمبر ۳۱ تا ۳۳)

قریچمیہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد۔ اور پاکی بولنے رہو اس کی صحیح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندر ہیروں سے اجائے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دعا ان کی جس دن اُس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ثواب عزت کا۔ وَمَا عَلِمَيْنَا إِلَّا أَبْلَاغٌ۔

جناب اپسیکر: جزاک اللہ۔ سُمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ مولا نا صاحب! آپ شہداء کے لیے دعا کر لیں۔

میر محمد عارف محمد حسni: جناب اپسیکر صاحب! ہمارے پروفیسر ز صالح بahlan باہر ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اپسیکر: ایک منٹ یہ دعا کر لیں، ثواب، شیرانی اور تربت کے شہداء کے لیے جو بھی ہیں، اور معصوم لوگ جو راہ گزر تھے، جو کراس فائر نگ میں شہید ہو گئے، ان سب کے لیے دعائے مغفرت کر لیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپسیکر point of order؟

جناب اپسیکر: آپ اگر تھوڑا سا مجھے چیز میں پیش نہ پڑھ لینے دیں، چیز میں پیش جو ہوں گے جو اپسیکر اور ڈپٹی اپسیکر کی غیر موجودگی میں۔ پیش آف چیز میں:

۱۔ قادر علی نائل صاحب۔ ۲۔ محترمہ شکلیل نوید قاضی صاحب۔

۳۔ جناب نصراللہ زیریے صاحب۔ ۴۔ محترمہ فریدہ بی بی صاحب۔

جناب اپسیکر: جی زیریے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپسیکر صاحب! ہمارے معزز پروفیسر صالحان کے لیے ایک کمیٹی یہاں سے بھجوادیں جا کر ان سے بات کرے۔

جناب اپسیکر: ایسا کرتے ہیں کہ عارف جان کو سن لیتے ہیں پھر نصراللہ آپ کو سنتے ہیں۔ عارف کو سن لیں وہ آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے تھے۔

میر محمد عارف محمد حسni: جناب اپسیکر! ان پروفیسر صالحان جو مظہرے میں شامل ہیں اُنکے لیے ایک delegation بنا دیں ایم پی اے صالحان کی اس میں منشی صالحان بھی ہوں، وہ چلے جائیں اُن سے بات تو کر لیں کیونکہ وہ تین مہینے سے اپنے کالج میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آج یہاں باہر ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پروفیسر ز صالحان میڈیکل کے استوڈنٹس ہیں سر ایجوکیشن کے نہیں ہیں ہیلاتھ کے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپسیکر صاحب!

جناب اپسیکر: آپ بھی اسی چیز کے بارے میں کہنا چاہتے ہیں۔ جی، جی بتائیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اپسیکر! ایسا ہے کہ یہ بولان میڈیکل کالج کے، بلوچستان میڈیکل ٹیچرز ایسوٹی ایشن جس میں ہمارے صوبے کے سب سے most senior Professors جو تمام کے تمام consultants ہیں، پروفیسرز ہیں، جنہوں نے ایف سی بی ایس کیے ہیں جو 21-20 گریڈ میں ہیں سر اور وہ خدمات

سر انجام دے رہے ہیں مختلف faculties سر جری میں، فزیشن میں، باقی جتنے بھی faculties ہیں۔ وہ گزشتہ تین ماہ سے بولان میڈیا یکل کالج یونیورسٹی میں سراپا احتجاج ہیں۔ میں اُنکے کیمپ میں بھی گیا تھا میڈیا یکل کالج بھی گیا تھا۔ اُن کے جو مطالبات ہیں وہ بھی ایسے نہیں ہیں کہ وہ حل نہیں ہو سکتے۔ اُن کو 2012ء سے الاؤنس مل رہا تھا، اب حکومت نے اُن کا یہ الاؤنس بند کیا ہے۔ اُنکے کوئی 13 مطالبات ہیں جو service structure کے حوالے سے اور facilities کے حوالے سے ہیں، وہاں اسٹوڈنٹس کے جو میڈیا یکل کالج کے اسٹوڈنٹس ہیں اُنکا اعزاز یہ ہے باقی مطالبات ہیں۔ تو ان مطالبات کے حق میں یہ بڑا افسوسناک امر ہے کہ ہمارے اتنے سینٹر پرو فیسرز وہ آج سڑک پر بیٹھے ہوئے ہیں، گرمی بھی ہے۔ ابھی میں اُنکے پاس گیا بھی تھا کہ میں آپ کے حق میں وہاں آواز اٹھاؤں گا۔ تو یہ یقیناً اس ہاؤس ہمارے ممبران کے لیے یقیناً سوالیہ نشان ہے، حکومت کے لیے، وزارتِ صحت کے لیے کہ اتنے سینٹر پرو فیسرز وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نا صرف وہاں سینٹر پرو فیسرز بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہاں باقی جو ہمارے دوست ہیں، وہاں والے بھی الگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ فاطمہ جناح ہسپتال کے ملازمین contract پر community teachers ہیں وہ الگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہر نائی، خوست، شاہر گ کے، جس پر میری تحریک التوا ہے، وہ الگ بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت کوئی چار، پانچ الگ الگ احتجاج ہو رہے ہیں۔ لہذا میری حکومت سے درخواست ہے کہ وہ ان مسائل کو دیکھے۔ بیڈی اے کا مسئلہ اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ پی پی ایچ آئی کا، وہ contract پر تھے ابھی دوبارہ انکو contract دینا تھا۔ CS صاحب انکو contract نہیں دے رہے ہیں۔ انہوں نے غیر قانونی طور پر کوئی CEO کو appoint کیا اسکو ہائی کورٹ نے ختم کیا۔ اب CS صاحب اس بات پر کہ آپ لوگوں نے کیوں stay لیا، وہ الگ issue ہے۔ تو تمام issues پر ہمارے معزز وزراء صاحبان کمیٹی بنائیں، وہاں ٹیچرز بیٹھے ہوئے ہیں پروفیسرز اور ڈاکٹرز کی میں بات کر رہا ہوں۔ اُنکے پاس جائیں تاکہ وہاں جا کر کے ہم اُن سے بات کریں انکو بولاں لیں باعزت طریقے سے یہاں چیمبر میں وزیر اعلیٰ صاحب کے، اُن سے ہم بات کریں۔ تو یہ باقی بھی جو ہڑتاں پر ہیں اُن سے بھی ہم بات کریں۔ بڑی مہربانی۔

جناب اپیکر: جی اصرار اچنڈی صاحب! عارف جان! آپ بعد میں بات کریں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اپیکر! میں نے اُسی حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب اپیکر: جی۔

میر محمد عارف محمد حسنی: میں صرف ایک منٹ بات کروں گا کوئی delegation بنا کر بھجوادیں تاکہ اُن سے بات کی جاسکے۔ اور یہاں وہ آ کر پھر ان سے ہم اپنے چیمبر میں بات کر لیں۔

جناب اصغر خان اچنری: شکریہ جناب اپسیکر۔ جس طرح ہمارے معزز ارکین اسمبلی نے تین، چار مسائل کی نشاندہی اس مقدس فورم پر آپ کے سامنے کی۔ یقیناً جناب اپسیکر! جو خصوصاً بی ایم سی کا معاملہ ہے اسکو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ پچھلے تین مہینے سے ہمارے medical faculty سے تعلق رکھنے والے ایم بی بی ایس کے اسٹوڈنٹس، فرسٹ ایئر، سینٹرال ایئر، تھرڈ ایئر اور فورٹھ ایئر کے، وہ ایک لحاظ سے classes سے محروم ہیں۔ اس کے طیپر زجو پروفیسرز لیوں کے ڈاکٹر ز ہیں وہ احتجاج پر ہیں۔ جس طرح بھائیوں نے کہا مسائل بھی اس کے اتنے گھمیبر نہیں ہیں کہ حکومت انکو حل نہ کر سکتی ہو۔ ڈیڑھ ماہ پہلے میں خود اُنکے یکم پر گیا۔ پھر بدجتناہ یہاں پر توپتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ کس کے سامنے مسئلہ رکھیں کس سے حل کروادیں؟ پھرم یوروکریسی لیوں پر پھر ہمیں تسلی دلائی گئی کہ انشاء اللہ اس مسئلے کو ہم حل کریں گے۔ لیکن آج تک وہ مسئلہ جوں کا توں اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ اسٹوڈنٹس کلاس سے محروم ہیں ڈاکٹر زہرتاں پر ہیں۔ مریض ج علاج معاledge کے حوالے سے مشکلات سے دو، چار ہیں۔ تو اس سلسلے میں جس طرح کہا گیا دو، تین فنڈرز کا ایک وفد اگر جائے وہاں مذکرات کرے، انکو ادھر بولا لیں انکو عزت بخشیں اور مسئلے کو حل کر دیں۔ دوسرا بات جو ہر نائی کی ہے۔ جناب اپسیکر! یہ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ وہاں کم و بیش 21 گاڑیاں جلانی گئیں انکا مال جلا گیا۔ اس مسئلے پر اس وقت تک جتنے بھی مذاکرت ہوئے ہیں تمی نتیجے پر نہیں پہنچے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق آج بھی ہوم سیکرٹری کے ساتھ وہاں آل پارٹیز بشمول جو قبائلی لوگ ہیں، جتنے بھی ہیں سب پارٹیاں اسمیں شامل ہیں۔ وہ مذاکرت ہوئے ہیں دونوں طرف سے تسلیاں دلائی گئی ہیں۔ آج جو آل پارٹیز والے سارے اسمبلی کے سامنے آئے ہوئے ہیں احتجاج پر ہیں۔ تو کم از کم اس ذمہ دار فورم سے کوئی دو، تین وزراء صاحبان، پارلمیٹریز نیز جا کر ان سے بات کریں اس وقت تک جتنے بھی معاملات مذاکرات کیلئے پڑے ہیں، اس سے اپنے آپ کو آگاہ کریں اور آگے اس مسئلے کا مستقل حل نکالیں۔ روز، روز کی ہڑتاں میں، روڈ بلاک پہیہ جام، ٹارگٹ لگنگ اور روز لوگوں کا مال جلانا، ٹرک جلانا، لوگوں کو مشکلات سے دوچار کرنا۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے کوئی مستقل لاچ عمل طے کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح کیونٹی طیپر زکی بات ہوئی، وہ سارے strike پر ہیں۔ تو کم از کم اس ہاؤس سے تین، چار، جتنے بھی مسئلے مسائل ہیں انکو حل کرنے کے لیے ایک کمیٹی بن جائے۔ اسی طریقے سے جناب اپسیکر! ٹوب میں مسئلے چل رہے ہیں۔ یقیناً ہمارے ہاں ایک چیز کا انتہائی بڑا منایا گیا جو چیز پنجاب جو کچھ پنجاب میں ہوا وہاں houses جلانے گئے لوگوں کو قتل کیا گیا۔ انہی سکیورٹی فورسز پر لوگ حملہ آور ہوئے ہیں لیکن کوئی اسکو سنجیدہ نہیں لیتا ہے۔ آج، کل سے ان انتہا پسند اور ہمیٹر دقوتوں سے باقاعدہ nomination ہوئی ہے، کہ ٹوب میں ہمارے گورنر کو لانا ہے، لورالائی میں لانا ہے۔ تو یہ جو ریٹ آف دی گورنمنٹ ہے، جو ایک سکیورٹی کی حکومت کی عوام کے ساتھ ریاست کی پلک کے ساتھ جو ایک معاملہ ہے وہ کہاں چلا گیا ہے آج ملک کے اندر بالکل یہاں ریاست کی

حکومت کی بجائے اگر میں یہ ہوں کہ پاکستان کی بجائے یہ ملک خصوصاً یہ پستون بیلٹ ایک یا گستاخانہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ یہاں لوگ باقاعدہ گورنر nominate کرتے ہیں۔ یہ والی ہے، یہ اولس وال ہے، یہ ہمارا چیف ہے یہ ہمارا فلاں ہے تو کم از کم جس طرف ہم جا رہے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا نخواستہ جس دلدل میں ہم پھنسے ہوئے تھے جس سے ہم نے نکلنے کی کوشش کی بلکہ ہم اس سے زیادہ بھی گہرائی میں جاتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ تو ان تمام مسائل پر یہ فورم فیصلہ کر لے اسکا سنجیدہ نوٹس لے لے۔ یہ نہ ہو کہ کل خدا نخواستہ بڑی تباہی و بر بادی کے بعد ہم پھر سرجوڑ کے بیٹھ جائیں اور پشاور اسکول کی طرح پھر پوری قوم اکٹھی ہو کر کے اُسکے لئے کوئی لا جعل تیار کرے اور اس پر پھر عملدرآمد نہ ہو۔ تو پھر ایک کمیٹی بن جائے جناب اسپیکر اچا ہے ڈاکٹر ہیں، چاہے ہر نامی کے لوگ ہیں چاہے ہمارے کمیونٹی ٹیچرز ہیں، ان سب معاملات کو دیکھ لیں اور انکا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر: جی نور محمد صاحب! ایک منت اپوزیشن کو موقع دیتے ہیں موقف سننے کے لئے۔ جی نصر احمد شاہ ہوانی صاحب۔ یہ مجموعہ تین چار چیزیں اکٹھی ہو گئیں۔ جی نصیر شاہ ہوانی صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب! گزشتہ اسمبلی اجلاس کے دوران بھی ہم نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو ہمارے بجٹ اجلاس تھا اس میں وڈھ کے جو مخدوش حالات ہیں اس حوالے سے ہم نے بات کی۔ اور ہم چاہتے تھے کہ جس طرح وہاں حالات کو بگاڑا جا رہا ہے، اسمبلی کے فورم پر آپ کو گوش گزار کرنا چاہا کہ آپ اس پر ولنگ دے دیں یا اس پر کوئی کمیٹی بنائیں۔ اس سے قبل وزیر داخلہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی وہاں چل بھی گئی تھی لیکن جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں حالات ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود بھی جوں کا توں ہیں۔ اور وہی مورچہ بندی ہے۔ کہا جاتا ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ جس طرح میں نے گزشتہ اجلاس میں بھی کہا تھا کہ قبائل کا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! وڈھ جس طرح کہ میں نے کہا کہ یہ سردار عطاء اللہ مینگل بلوچ قومی راہ شونوں کا گھر ہے، اُن کا مسکن ہے، ایک سیاسی گھر ان ہے یہ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے لئے ان کی بیشتر قربانیاں ہیں اس صوبے میں اُن کی ایک حیثیت ہے۔ وَن یونٹ کے بعد جو صوبے وجود میں آئے بلوچستان وجود میں آیا تو سردار عطاء اللہ مینگل اس کے پہلے وزیر اعلیٰ تھے جو اُس وقت NAP کی حکومت بنی۔ لیکن بدقتی سے 9 ماہ گزرنے کے بعد جس طرح اُن کی حکومت ختم کی گئی اور اُس کے بعد پھر بلوچستان کے اندر ایک فوج کشی شروع ہوئی۔ سردار عطاء اللہ مینگل، نواب خیر بخش مری، میر غوث بخش بننجو، اور انکے ساتھی خان عبدالولی خان اور انکے دیگر رفقا پر سازشی کیس بنانے کے انکو حیدر آباد نجل میں پابند سلاسل کیا گیا اور 23 سال کے بعد دوبارہ انکو جیل سے رہا کر کے باعزت طور پر اُس مسئلے سے اُنکا نام نکالا گیا۔

جناب اسپیکر صاحب! اب دوبارہ ہم وہ پریکٹس کر رہے ہیں ہم دوبارہ اُن حالات کی طرف جا رہے ہیں خدا نخواستہ

2006ء سے قبل بلوچستان کے اندر جو سکون تھا جو امن تھا آہستہ آہستہ ہم اسکو جس نجح پر لے گئے ہیں خصوصاً شہید نواب اکبر بگٹی کی شہادت کے بعد بلوچستان میں جو آگ جلی جو آگ پھیلی وہ آج تک بڑھتی جا رہی ہے۔ گزشتہ دنوں صوبائی حکومت کی طرف سے ایک سیمینار کا انعقاد بھی کیا گیا تھا، شاید اُس میں ہم کوئی سے باہر ہونے کی وجہ سے ہماری حاضری اُس میں نہیں ہوئی، اُس میں مفاہمت کی بات کی گئی اُس میں reconciliation کی بات کی گئی۔ بدقتی کی بات یہ ہے کہ یہ سیمیناروں اور کسی بند کمرے میں ایک اجلاس میں اس پر عمل کرنے کا فقدان ہے۔ آج اگر سردار اختر مینگل کا گھرانہ محفوظ نہیں آج شہید نواب اکبر خان بگٹی کے بعد اب دوبارہ حالات کو اُس نجح پر لے جانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں بلوچستان میں کوئی مفاہمت یا reconciliation کی بات کرنا ایک مذاق کے اور کچھ بھی نہیں ہے جناب اپیکر صاحب! جو بھی حکومت کا وفد جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ آپ سردار اختر مینگل سے کہتے ہیں کہ آپ پچھے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ مسلح جھٹا جو چھکلو میٹر چل کر وہاں تک پہنچا ہے مورچوں میں بیٹھے ہیں اور ان کی آپ تاریخ دیکھیں کہ کون لوگ ہیں۔ ان کی تاریخ آپ کے سامنے واضح ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اس سے قبل بلوچستان کے حالات تھے اور اس ملک کے اندر جو ہوتا رہا بہت سارے ایسے موقع ہیں کہ جن میں ان لوگوں کے نام آتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! اُس میں آپ شاہ نورانی کا واقعہ لیں، اُس میں شہباز قلندر کے مزار پر جو بم دھماکے ہوئے اُس کی آپ مثال لیں۔ شکار پور کا جو واقعہ ہوا اُسکے بعد جناب اپیکر صاحب! وڈھ کے اندر لیویز چیک پوسٹ پر جو حملہ ہوا ہے جس پر آٹھ لیویز والے موقع پر شہید اور کچھ زخمی بھی ہوئے اور ایک ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور اُس وقت کی اسمبلی میں ایک سوال بھی اٹھایا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اور اُس سوال کا جواب اُس وقت کے وزیر داخلہ نے خود بھی دیا ہے۔ اور اُس کا نام بھی اُس ایف آئی آر میں موجود ہے جو کہ میرے پاس پڑا ہے جناب اپیکر صاحب! لیکن آج اُس ایف آئی آر میں نامزد ہو کر اُس سے بڑھ کر کئی اور ایف آئی آر میں نامزد ہونے کے باوجود، جو ہماری ایجنسیوں کی بھی روپوں ہیں لیکن ایسے شخص کا مسلح دندناتے پھرنا اور اُس سے جا کر کے حکومت کا مذاکرات کرنا اور اُسکے ساتھ بیٹھ کر بیٹھ کرنا میرے خیال میں یہ قانون کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ جناب اپیکر صاحب! یہ جان بوجھ کر کے ایسا کیا جا رہا ہے۔ سردار اختر مینگل کس ایک سیاسی گھرانہ ہے۔ اس ملک کے اندر بیٹھ کر کے جو قومی جدوجہد جو کی جا رہی ہے اُس کے پاداش میں آج بلوچستان نیشنل پارٹی اور اُسکے قائد کو یہ سزا دی جا رہی ہے۔ جناب اپیکر صاحب! ہم کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے دشمن یہ پھر بھی صحیح ہم باہر کے ممالک کا کہتے ہیں کہ انڈیا ہمارا دشمن ہے دشمن ہی سہی ہم کہتے ہیں کہ دوسرے بہت سارے افغانستان سے حملہ ہوتے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر۔ لیکن آج اگر ہم اپنے ملک کے اندر بیٹھ کرائیں ہی لوگوں سے مفاہمت کی بات نہیں کریں گے ایک پلیٹ فارم پر بیٹھ کر ان حالات اور ان واقعات کا جائزہ نہیں

لیں گے جس سے بلوچستان آج اس نجح پر پہنچ چکا ہے۔ اپنے ہی لوگوں سے بات نہیں کریں گے۔ تو پھر جناب اپیکر صاحب! اس صوبے کے اندر شاید پھر امن و امان کا مسئلہ بڑھتا جائے گا اور امن و امان اس صوبہ کا مقدر نہیں بنے گا۔ تو آج میں آپ سے یہی ایک رولنگ چاہتا ہوں کہ جناب اپیکر صاحب! کہ کب تک یہ پیش رہے گی کہ اختر مینگل اپنے علاقے و ڈھ میں محصور ہوں اور وہاں مورچہ بندی ہو، اور حالات اسی طرح رہیں۔ تو اسکے بعد پھر ہم یہ بھی موقع رکھیں کہ اس صوبے میں بھی امن رہے۔ خدا نخواستہ 2006ء کے بعد جس طرح کہا جاتا تھا کہ صرف بلوچستان کے اُس وقت کے جزء مشرف کی آج آپ speech کو نکال کر دیکھیں وہ کہتا تھا کہ بلوچستان کے چار سردار اور چار ڈسٹرکٹس۔ لیکن آج وہ چار سردار، شاید وہ اس دنیا میں نہیں رہے لیکن وہ چار اضلاع سے بڑھ کر یہ آگ اب پورے بلوچستان میں پہنچ چکی ہے۔ آج ہم نے اسمبلی کا اجلاس شروع کرنے سے پہلے بھی تین فاتحہ پڑھیں۔ جس طرح آپ نے کہا کہ ڈوب، شیرانی اور دیگر شہداء کے لئے ہم نے فاتحہ خوانی کی۔ کاش! جناب اپیکر صاحب! ایسے واقعات جو آج اس صوبے کے اندر رونما ہو رہے ہیں اس سے بڑھ کر اور بھی واقعات اگر ہمارا اسی طرح رو یہ رہا تو بڑھتے جائیں گے۔ تو کیوں نہ ہم مل بیٹھ کر اس وقت جب شہید نواب محمد اکبر گٹھی زندہ تھے۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے اُسکی عمر اس نجح تک پہنچ چکی ہوتی تو وہ اپنی عمر کی آخری حد میں ہوتے، لیکن جس طرح اُنکو اس عمر میں شہید کیا گیا، آج اُن کی شہادت کے بعد اُنکے کتنے وارثین ہیں اور کون کدھر اور کہاں کہاں سے آپ کس کس سے بات کریں گے؟ اُس وقت صرف اُنکی ڈیماںڈ یہ تھی، پہلے پہل جب ڈیرہ گٹھی کا مسئلہ شروع ہوا تو صرف چند ملازمتوں کے حوالے سے تھا جو وہاں سوئی کی کمپنی میں جو لوگ کام کرتے تھے کچھ ملازم میں شاید ایڈھاک پر تھے، کچھ شاید کنٹریکٹ نیادوں پر تھے، اُنکو مستقل کرنا اور وہاں رائٹلی کا ایک چھوٹا مسئلہ تھا۔ لیکن اُن معاملات کو ہم نے اپنے آنا کا مسئلہ بنا کر اُس کو اس نجح تک پہنچایا کہ آج ہمارا ملک، ہمارا صوبہ suffer کر رہا ہے اور جس کا نقصان میرے خیال میں ہم سب کو ہے۔ آج ہم امن و امان پر جناب اپیکر صاحب! 70 ارب روپے خرچ کرتے ہیں، 60 ارب روپے خرچ کرتے ہیں، 90 ارب روپے بھی ہم نے خرچ کیے ہیں۔ ہم نے اپنے لوگوں کا پیٹ کاٹ کر اُمن و امان پر خرچ کیا ہے لیکن اس کے باوجود امن و امان ناپید ہے۔ جناب اپیکر صاحب! یہ ہماری اپنی پالیسیاں ہیں ان پر نظر ثانی ہونی چاہیے جناب اپیکر صاحب! یہ صوبہ یہ ملک ہم سب کا ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میں اس کا ٹھیکیڈار ہوں اور جو میں کہتا ہوں وہ صحیح ہے اور باقی غلط ہیں میرے خیال میں جناب اپیکر صاحب! پھر اس صوبہ میں اسی طرح ہوتا رہیگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس پر رولنگ دے دیں۔ اور وہ کے جو حالات ہیں اس پر ایک با اختیار کمیشن بنایا جائے جو حق کو حق کہے اور حق کو حق کہے۔ اور یہی کہے اگر یہ سیاسی مسئلہ ہے تو اُسکو سیاسی طور پر بیٹھ کر حل کرنا چاہیے۔ آج اگر آپ سوچیں گے کہ ہم اختر مینگل کو شہید کریں گے، نواب اکبر گٹھی شہید کے گھر پر جناب اپیکر صاحب! وہ ایک دفعہ ڈیرہ گٹھی حلے

گئے، جب بھی اسکا رُخ ہوتا تھا کہ کوئی نہ کی طرف، کچھ نہ کچھ دیرہ بلکہ میں ہو جاتا تھا۔ اس طرح آٹھ، نوماہ تک انکو وہاں مخصوص رکھا گیا اور اس کے بعد اسی طرح کے واقعات ہوتے رہے۔ آج اگر ہم اختر مینگل پر خدا نخواستہ یہ پریکش دہرانا چاہتے ہیں اُسکے بعد اس صوبے کے کیا حالات ہونگے وہ اللہ ہی جانتا ہے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ جناب اپیکر صاحب! کہ آپ اس پرولنگ دے دیں اگر مفاہمت کی بات ہوتی ہے، reconciliation کی بات کرتی ہے یہ صوبائی حکومت، دوسری وقتیں تو کم از کم مفاہمت کے لئے پھر قدر آور شخصیات کا بھی ہونا ضروری ہے جس میں تمام اسٹیک ہولڈرز بھروسہ کرتے ہیں اور اختر مینگل جیسے بڑی شخصیات یا شہید نواب اکبر بلکہ جو اس دنیا میں نہیں رہے اگر یہ ہوتے تو آج بلوچستان کے بہت سارے مسائل خود بخود حل ہوتے۔ تو میں یہی کہتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں اختر مینگل کے اس واقعہ پر جو میں نے بات کی ہے کم از کم اس کو حل کرنے کا اس کی راہ نکالنے کے لئے ضرور کوشش کریں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب اپیکر: شکریہ جی۔ جی عارف جان صاحب۔

میر محمد عارف محمد حسni: سر! تقریر یہ ہوتی رہیں گی۔ وہاں دو کابینہ ممبرز اور دو ایم پی اے صاحبان بھجوادیں، تاکہ اُن سے بات کریں اور اسمبلی ختم ہونے سے پہلے آ کر ہم آپ کو پورٹ دے دیں۔ پانچ، چھ گھنٹے سے وہ لوگ صحیح سے دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جتنے بھی ہیں جس میں ہمارے پروفیسرز صاحبان ہیں اسٹوڈنٹس ہیں، باقی لوگ ہیں اُنکے لئے ایک delagation بنالیں۔

جناب اپیکر: ثناء بلوچ! مجھے اگر تھوڑا اٹا کم دے دیں۔ تھوڑا میں سارا ہاؤس کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں۔ نمبر 1۔ یہ دو تین چیزیں اکھٹے ہو گئی ہیں۔ ہمارا بولان میڈیکل کالج وہ، لاء اینڈ آرڈر اور نمبر 3 ایجکیشن کا بھی مسئلہ ہے۔ ہر نانی جو لاء اینڈ آرڈر میں آتا ہے۔ اور جو وہ کی situation ہے یہ بھی بہت ہی غور طلب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کی ہائی وے بالکل وڈھ کے نقش میں سے گزر رہی ہے جہاں لوگ مورچہ بند ہیں۔ اگر ادھر کوئی مسئلہ ہو گیا تو آپ کی ہائی وے بند ہو جائیں گی۔ جی ملک سندر خان صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن بات کریں۔

ملک سندر خان ایڈوکیٹ (قادمہ حزب اختلاف): شکریہ جناب اپیکر صاحب! BDA کے ملازم میں کے آرڈر ز ہوئے ہیں 6 جون 2022ء کو کابینہ کے ذریعے انکو مستقل کرنے کے احکامات جاری ہوئے ہیں۔ لیکن وہ فائل نہیں ہوا ہے۔ ابھی کل پرسوں میں کابینہ کا دوبارہ اجلاس ہو رہا ہے۔ اس پر CS صاحب نے لکھا بھی ہے کہ کابینہ کے اگلے اجلاس میں اسکو لایا جائے۔ بیڈی اے کے ملازم میں انکور گول رائز کرنے کے باقاعدہ احکامات ہوئے ہیں۔ شاید پہلی کابینہ میں وہ finalize نہیں ہوئے ہیں اس پر یہ آرڈر ہوئے ہیں کہ یہ جو recommendations ہیں، یہ آرڈر ہیں انکو دوبارہ کابینہ میں پیش کیا جائے تاکہ، اب کابینہ کا آخری اجلاس دو، تین دن میں ہو گا۔ تو آپ سے گزارش کروں گا۔

جناب یہ جو ملازمین ہیں انکوریگولرائز کرنے کے حکامات ہیں انکو کا بینہ سے منظور کرائیں۔

جناب اپسیکر: شکریہ جی۔ سب سے پہلے اسی سے شروع کرتے ہیں، بیڈی اے کے ایمپلائز کیلئے تو رولنگ یہ ہے کہ ملک صاحب! BDA کے ایمپلائز کو کل کا بینہ کا حصہ بنایا جائے اچنڈے میں لازمی ہو۔

قادہ حزب اختلاف: جناب اپسیکر صاحب! PPHI میں چار ہزار ملازمین ہیں۔ کوئی 10 سال سے ہے، کوئی 15 سال سے ہے، کوئی 12 سال سے ہے، اب اگر انکوریگولرائز نہ کیا گیا اور نکالا گیا تو یہ کسی اور جگہ نہ ملازمت کر سکیں گے کسی اور جگہ مزدوری کر سکیں گے۔ تو اسیں extension ہر 5 سال کے بعد ملتا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ انکوریگولرائز کیا جائے جبکہ یہ بات مانی بھی گئی ہے لیکن اس پر عمل ہونا درکار۔ اب ان سے یہ کہا جا رہا ہے کہ جی تھا ری ملازمتیں ختم کی جائیں گی۔ اور ان کے جو CEO اس وقت یہ توجہ تحقیق سے اور وہاں سے منسٹر ہیلائے صاحب جواب دینگے۔ ایک یہ CEO ان کا appoint ہوا ہے تو اسکیں وہ تمام qualities نہیں ہیں، ہائی کورٹ نے اُسکو ہٹا دیا ہے کہ آپ اس کے قابل نہیں ہیں۔

جناب اپسیکر: نہیں ہائی کورٹ نے جو نیا appoint ہوا ہے اُسکو ہٹایا ہے کیا؟

قادہ حزب اختلاف: ایک CEO یا appoint ہوا ہے اُسکو ہائی کورٹ میں چلنچ کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ جی آپ کی یہ قابلیت نہیں ہے آپ سے یہ وہ نہیں بن سکتے ہیں پی ایچ آئی کے۔ اب اُسکی سزا چار ہزار ملازمین کو مل رہی ہے۔ اُس کو نکالا تو ہائی کورٹ نے ہے آپ جائیں ہائی کورٹ سے معلوم کریں۔ سپریم کورٹ میں جائیں کہ ان چار ہزار ملازمین کی روزی کو کیوں بند کر رہے ہیں؟

جناب اپسیکر: ادھر مجھے آپ کی مدد کرنے دیں۔ یہ چار ہزار ایمپلائز کو میری رولنگ ہے کہ extension لازمی دی جائے جب تک یہ معاملہ حل نہ ہو۔ وہ کرنا پڑیگا یہ رولنگ دے رہے ہیں۔ یا تو میں ابھی اُسکے بعد اگلی جو بات کرنے لگا ہوں آپ سب دوستوں کو اعتماد میں لے کے، جتنے بھی پاریمانی لیڈر رہیں، اصغر اچکزی صاحب، ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب۔ نصیر احمد شاہو ای صاحب، اس وقت میرے حساب سے پیٹی آئی کے نصیب اللہ مری صاحب، عبدالخالق ہزارہ صاحب، اگر کوئی رہ گیا ہے تو معاف کرنا مجھے۔ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ آپ سارے پاریمانی لیڈر سے، آپ سب کو appoint کر رہا ہوں کہ آپ یہ میڈیکل کے معاملات کو بھی ٹکل کریں۔ لا اینڈ آرڈر پر بھی فوراً سفارشات دے دیں۔ عارف جان! آپ کون سی پارٹی سے ہیں؟ نہیں آپ ہمارے ہیں، جو آپ نے اگلا فیصلہ کیا ہے، وہ ابھی تک ہمیں منظور نہیں ہے۔ یہ پلیز، یہ سیریس بات ہے عارف جان! آپ بھی جائیں گے اُس چیز کے لئے جو ابھی appoint ہوا ہے، ٹائم دیں۔ پلیز آپ فوراً TORs بنائیں۔ اور جب یہ اجلاس چل رہا ہے اگلے ہفتہ، آٹھ

دن، اسیں اپنی recommendations کامل کریں۔ اور نصراللہ زیرے صاحب! یہ TORs، دو منٹ صبر کریں آپ، نصیب اللہ تو ہیں پیٹی آئی کی طرف سے۔ اچھا پلیز ادھڑ رادھیان دیں۔ سکول کی آخری کلاسیں رہ گئی ہیں۔ جناب نصراللہ خان زیرے: اگلی دو تین چیزیں، تحریک التوامیں پیش کرتا ہوں، پھر اگلے دن کے لئے اُس پر بحث ہوگی۔ باقی ہم وہاں جائیں گے بس۔

جناب اپسیکر: نہیں آپ مہربانی کر کے جائیں اُن سے کہیں آپ کے حق میں ہم نے سارے پارلیمانی لیڈرز کے ذمہ کر دیا ہے۔ جائیں نصراللہ جان! یا راکو سمجھائیں کہ ہم نے اسیں رکھ دیا ہے ہے آل پارلیمنٹری لیڈرز۔ جو آپ recommend، نور محمد دمڑ صاحب! آپ ذرا اُنکے ساتھ جائیں۔ جام کمال! welcome اجلاس آدھے گھنٹے کے لئے۔۔۔

جناب شاء اللہ بلوچ: نہیں سرا! ہم نے بات کرنی ہے پھر کیوں اس طرح کرتے ہیں، کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم continue کریں گے۔ ہاں سر! continue کریں گے۔

جناب اپسیکر: آدھے گھنٹے کے لئے۔ half a hour, let them to come back.

جناب شاء اللہ بلوچ: جی سر؟

جناب اپسیکر: half a hour یہ میں دوبارہ اجلاس کریں گے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: Sir! half a hour is too much. let us to countinue.

جناب اپسیکر: دیکھیں! ابھی تمام ہوا ہے، مغرب سے پہلے we have time۔ ان کو جا کر کے بات کرنے دے دیں، آتے ہیں واپس کر لیتے ہیں۔ Let them to come.

جناب شاء اللہ بلوچ: ٹھیک ہے، پندرہ منٹ کے لئے۔

جناب اپسیکر: چلو پندرہ منٹ کیلئے ہم بریک کرتے ہیں۔ ہاں جائیں اُنکے ساتھ بات چیت کریں پھر تیاری کریں۔ (وقفہ کے بعد اجلاس دوبارہ زیر صدارت سردار بارخان موئی خیل، ڈپٹی اپسیکر شروع ہوا)

جناب ڈپٹی اپسیکر: چیبر میں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ kindly اسیبلی ہاں آ جائیں۔ وزیر داخلہ صاحب آئے ہوئے ہیں کہ نہیں؟ تو جتنے بھی سوالات ہیں اُنکو ڈیفیر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: وقفہ سوالات۔ چونکہ وزیر متعلقہ نہیں ہے لہذا سوالات ڈیفیر کئے جاتے ہیں

جناب ڈپٹی اپسیکر: چونکہ وزیر خزانہ نہیں لہذا اتجہ دلاؤ نہیں کو ڈیفیر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب شاء اللہ زہری صاحب اور سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، سردار یار محمد رند صاحب، جناب قادر علی نائل صاحب اور محترمہ شکیلہ نوید صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب کی تحریک التوا ہے۔ وہ میرے خیال سے کمیٹی میں ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2023ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ لوکل گورنمنٹ، بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2023ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقليتی امور): میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے مکملہ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے، بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2023ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2023ء) پیش ہوا۔ لہذا اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ چونکہ رواں اسمبلی کا یہ آخری اجلاس ہے لہذا مجلس قائمہ برائے مکملہ لوکل گورنمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ مسودہ قانون کی بابت اپنی رپورٹ رواں اجلاس کے دوران ایوان میں پیش کریں تاکہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق قانون سازی کو یقین بنا یا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ موسمیاتی تدبیلی و احوالیات! بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا

مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقیتی امور: میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ موسمیاتی تبدیلی و ماحولیات کی جانب سے بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ موسمیاتی تبدیلی و ماحولیات! بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقیتی امور: میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ موسمیاتی تبدیلی و ماحولیات کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو قاعدہ انصباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو قاعدہ انصباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو قاعدہ انصباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ موسمیاتی تبدیلی و ماحولیات! بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقیتی امور: میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ موسمیاتی تبدیلی و ماحولیات کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ

2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو فی الفور زیر غور لا یا جائے؟ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو فی الفور زیر غور لا یا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ موسیٰتی تبدیلی و ماحولیات! بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ موسیٰتی تبدیلی و ماحولیات کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پلاسٹک شاپنگ و فلیٹ بیگز کے استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2023ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2023ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب نصراللہ خان زیرے، رکن صوبائی اسمبلی کی جانب سے قاعدہ 70 کے تحت تحریک التوانہ 1 کا نوٹس موصول ہوا ہے۔ جسے قاعدہ 75 (الف) کے تحت پڑھ کے سُنا تا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 26 جون 2023ء کو مانگی کے مقام پر کوئلہ سے بھرے 17 سے زائد روکوں کو آگ لگادی گئی جن میں سے تین افراد اغوا کئے گئے، نیز اس سے پہلے بھی مانگی ضلع ہرنانی کے مختلف علاقوں شاہرگ، خوست، زردآلو اور دیگر مقامات پر ہشتنگری کے مختلف واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح مورخہ یکم جولائی اور 2 جولائی 2023 کی درمیانی شب ضلع شیرانی کے علاقہ دھانہ سر میں بھی پولیس تھانہ پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں سب انسپکٹر بہادرخان، سپاہی محمد افضل شیرانی اور سپاہی باز خان حریفال شہید ہو گئے۔ جس کے باعث علاقے کے عوام اور سیاسی جماعتوں نے لاشوں کے ہمراہ دھرنا دیا، جبکہ مذکورہ بالا واقعہ کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا۔ اس قسم کے مسلسل واقعات سے علاقے کے عوام سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر مذکورہ واقعات اور صوبہ میں امن و امان کی محدود شصور تحال کو زیر بحث لا یا جائے۔ آیا تحریک التوانہ 1 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟ جو اکیں اسمبلی تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ تحریک کو قاعدہ (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے لہذا نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی تحریک التوانہ 1 پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Thank you Mr.Speaker میں قواعد و انصباط کا ر بوجستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹ دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 26 جون 2023ء کو ماں گی مقام پر کوئلہ سے بھرے 17 سے زائد ٹرکوں کو آگ لگادی گئی جن میں سے تین افراد اغوا کئے گئے، نیز اس سے پہلے بھی ماں گی ضلع ہرنانی کے مختلف علاقوں شاہرگ، خوست، زردآلو اور دیگر مقامات پر ڈشٹرڈی کے مختلف واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح کیم جولائی اور 2 جولائی 2023 کی درمیانی شب ضلع شیرانی کے علاقہ دھانہ سر میں بھی پولیس تھانہ پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں سب اسپکٹر بہادر خان بابر، سپاہی محمدفضل شیرانی اور سپاہی باز خان حریفال شہید ہو گئے۔ جس کے باعث علاقے کے عوام اور سیاسی جماعتوں نے لاشوں کے ہمراہ دھرنادیا، جبکہ مذکورہ بالا واقعہ کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا۔ اس قسم کے مسلسل واقعات سے علاقے کے عوام سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر مذکورہ واقعات اور صوبہ میں امن و امان کی مددوش صورتحال کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ لہذا اسے بروز جمعرات مورخہ 20 جولائی 2023 کی اسمبلی نشست میں بحث کیلئے منظور کی جاتی ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: مذمتوی قرارداد محترمہ بشری رند صاحبہ، پارلیمانی سکیرٹری و ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ، قائد حزب اختلاف، محکمین میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتوی قرارداد پیش کرے۔ میرے خیال سے دونوں اراکین نہیں ہیں تو اسے جمعرات کے اجلاس کیلئے defer کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20 جولائی 2023ء بوقت سہ پہر 4:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس شام 06:00 بجکر 57 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)